www.emarsiya.com



(۶۵)

دیکھی ہو گی جو وہ کچلی ہوئی لاشِ شبیرؑ — دلِ معصوم پہ کیا گزری کروں کیا تحریر
اس تصور ہی سے دل کانپنے لگتا ہے اسیرؔ — شب کا سناٹا وہ تنہائی وہ اک طفلِ صغیر
کسی معصوم پہ یہ ظلم نہ ٹوٹے یارب
ایسا منظر کوئی دشمن بھی نہ دیکھے یارب



# معجزہ

علی حیدر اسیرؔ فیض آبادی

معجزہ قدرتِ معبود کا آئینہ ہے — فکرِ برگشتہ کی اصلاح کا گنجینہ ہے
حق کے عرفان کی اک حجتِ دیرینہ ہے — معجزہ ذات کی تطہیر کا اک زینہ ہے
جب کسی رنگ میں یہ جلوہ نما ہوتا ہے
اس کے ادراک سے عرفانِ خدا ہوتا ہے

(۲)

معجزہ عقل کو توفیقِ نظر دیتا ہے — شجرِ فکر کو یہ برگ و ثمر دیتا ہے
دامنِ ذوقِ تجسس کو گہر دیتا ہے — معجزہ نورِ یقیں روح میں بھر دیتا ہے
وہم و تشکیک کی ظلمت کو فنا کرتا ہے
ذہن کو طلعتِ ایقان عطا کرتا ہے

(۳)

معجزہ قہرِ خداوند کا اظہار بھی ہے — اس کے اکرام و عنایات کا معیار بھی ہے
قدرتِ خالقِ کونین کا شہکار بھی ہے — معجزہ جلوہ بھی ہے پردۂ اسرار بھی ہے
اپنی رفتار میں پابندِ رضا رہتا ہے
گوشۂ چشمِ مشیت میں چھپا رہتا ہے

www.emarsiya.com



(۴)

معجزہ پیکرِ فطرت کا دھڑکتا دل ہے — اسکی زد میں کہیں دریا ہے کہیں ساحل ہے
رگِ تہذیب میں یہ خوں کی طرح شامل ہے — فکر بے بس ہے جہاں اسکی وہاں منزل ہے
کہیں شعلہ ہے کہیں برق سرِ طور ہے یہ
ذہنِ انساں کی رسائی سے بہت دور ہے یہ

(۵)

کبھی اٹھتا ہے کہیں سینۂ گیتی سے دھواں — کہیں ہوتے ہیں پہاڑوں کے دہن شعلہ فشاں
موت کرتی ہے کہیں رقص سرِ آبِ رواں — سنگ و آتش میں کہیں زیست کے ملتے ہیں نشاں
عجب انداز سے ہے ضابطۂ کن کی نمود
ہے تضادات میں بھی حسنِ توازن کی نمود

(۰۶)

غور اگر حلقۂ تخلیق پہ کرتا ہوں کبھی — ساری دنیا نظر آتی ہے بس اک رازِ خفی
یہ شب و روز مہ و مہر کی گردش ساری — ایک زنجیرِ مشیت سے جڑی ہے کیسی
معرفت حق کی اسی نکتہ کی تفہیم میں ہے
ذہن کوئی تو نہاں پردۂ تنظیم میں ہے

(۷)

اور وہ ذہن تصور میں بھی لانا ہے محال — اس کی تصویر کسی طور بنانا ہے محال
اسکی قدرت ہے کہاں تک یہ بتانا ہے محال — اس کے چہرے سے نقابوں کا ہٹانا ہے محال
ہر صفت پردہ بھی ہے ذات کا اظہار بھی ہے
دید ممکن بھی نہیں بارشِ انوار بھی ہے

⁂



(۸)

معجزہ خود بھی دکھانے پہ وہ قادر تھا مگر — جانتا تھا کہ ہے محتاج سہارے کا بشر
مادی حلقہ سے بڑھ سکتی نہیں اسکی نظر — ماورا رہتا تو اعجاز کا ہوتا نہ اثر
نہ پیمبر نہ کتابوں کی ضرورت ہوتی
فکرِ انسان کی مجہول حقیقت ہوتی

(۹)

معجزہ کیا ہے اسے عقلِ بشر کیا سمجھے — عزمِ خالق کو بھلا کیسے یہ دنیا سمجھے
وسعتِ بحر کو ممکن نہیں قطرہ سمجھے — بس وہی سمجھے اسے رب جسے اپنا سمجھے
جو مقرب ہیں وہ خالق کی رضا جانتے ہیں
خاص بندے ہی فقط امرِ خدا جانتے ہیں

(۰۱)

لوگ ابتک نہ سمجھ پائے حقیقت کیا ہے — کیوں ڈراتا ہے خدا اسکی ضرورت کیا ہے
رازِ تکوین ہے کیا حق کی مشیت کیا ہے — معجزہ کہتے ہیں کس شے کو کرامت کیا ہے
کفر جب فکرِ عمومی سے سوا ہوتا ہے
معجزہ دہر میں تب جلوہ نما ہوتا ہے

(۱۱)

کوئی انسان مگر قوتِ روحانی سے — اختیار اپنا کسی طور سے ظاہر کر دے
جس کا مقصد کسی انساں کی بھلائی ٹھہرے — اسکو بس عبدِ مقرب کی کرامت کہیئے
یہ کرامت ہے کہ مومن کی مدد ہو جائے
معجزہ یہ کہ بڑھے کفر تو رد ہو جائے

⁂

www.emarsiya.com



(۱۲)

معجزہ امرِ الٰہی ہے نبی جس کو دکھائے    جس پہ بس بھی نہ چلے اور سمجھ میں بھی نہ آئے
جو نبی کی ہو رضا حق کا ارادہ بن جائے    اک اشارے سے وہ ڈوبا ہوا سورج پلٹائے
سنگ ریزوں کو بھی وہ نطق کی طاقت دے دے
شجرِ گنگ سے پوچھے تو شہادت دے دے

(۱۳)

خالقِ کل نے جسے بہرِ ہدایت بھیجا    جب جہاں جیسی ضرورت تھی وہ اعجاز دیا
معجزے کا یہ مگر مستقل انداز رہا    ہر زمانے کے کمالات کو تسخیر کیا
سب کو خالق کی عنایت سے ملا تھا اعجاز
جس کا رتبہ تھا سوا اسکا سوا تھا اعجاز

(۱۴)

اپنے نبیوں کو بنایا تھا جو حق پر حجت    بخش دی انکو یہ اعجاز نمائی کی صفت
کہ اگر قطع کرے بات کو ان کی امت    اک اشارے سے دکھادیں وہ خدا کی قدرت
آسماں قہر کی برسات لئے ٹوٹ پڑے
خشک ذرات سے سیلابِ بلا پھوٹ پڑے

(۱۵)

راہِ تبلیغ میں ایماں کا سہارا اعجاز    ظلم کی دھوپ میں تسکین کا سایا اعجاز
نوحؑ کے واسطے طوفاں میں کنارا اعجاز    شکمِ ماہی سے یونسؑ کا نکلنا اعجاز
معجزہ حق کے نقیبوں کی سپر بنتا ہے
کفر کی رات میں ایماں کی سحر بنتا ہے

⁂



(۱۶)

بعد یونسؑ کے براہیمؑ کے جلوے بکھرے    حق کی تنویر بڑھی دیں کے اجالے پھیلے
کفر نے حق کے پرستاروں پہ وہ ظلم کیئے    صرف انساں ہی نہیں دشت و جبل چیخ اٹھے
سانس لینا تھا اجل ایسے میں انساں کے لئے
ضربِ تضحیک تھی ہر صاحبِ ایماں کے لئے

(۱۷)

مدعی اپنی خدائی کا ہوا جب بھی بشر    حق کی جانب سے ہدایت کو چلا پیغمبر
حد سے بڑھ جاتے ہیں جب ظلم و ستم کے خوگر    بڑھ کے خالق کی رضا بنتی ہے مومن کی سپر
کفر جب ظلم کے شعلوں کو ہوا دیتا ہے
معجزہ آگ کو گلزار بنا دیتا ہے

(۱۸)

ظلمتیں اور بڑھیں کفر نے بدلے تیور    زندگی لمحہ بہ لمحہ تھی اجل کی زد پر
جب نہ ٹھہرا کہیں پیغامِ خلیلی کا سفر    ڈھل گئی شعلہ سوالہ میں باطل کی نظر
کاوشِ کفر مگر ایک کھلونا ٹھہری
سیج انگاروں کی پھولوں کا بچھونا ٹھہری

(۱۹)

کذب کے ناگ اگر ذہن کو کرلیں تسخیر    زہرِ باطل سے جھلس جاتا ہے انساں کا ضمیر
وہم بن جاتا ہے خود پلے طلب کی زنجیر    رنگِ تخریب میں ڈھل جاتی ہے روحِ تعمیر
امرِ حق ایسے میں یوں معجزہ دکھلاتا ہے
اژدھا وہم کے ناگوں کو نگل جاتا ہے

⁂

www.emarsiya.com



(۲۰)

قوتِ صدق زمانے کو دکھانے کے لئے    دھر سے کفر کے آثار مٹانے کے لئے
خاص بندوں کو بلاؤں سے بچانے کے لئے    قہر بن جاتا ہے اعجاز زمانے کے لئے
سحرِ باطل دلِ فطرت پہ گراں ہوتا ہے
معجزہ نیل کی موجوں پہ عیاں ہوتا ہے

(۲۱)

دورِ موسیٰؑ میں تھا انسان توہم کا شکار    شعبدے، سحر، نظر گیری کے باطل آثار
حلقۂ فکر پہ تھا وہم کے ناگوں کا حصار    حق نے موسیٰؑ کو دیئے ردِ فسوں کے ہتھیار
اژدرِ مرگ دیا نور کا جلوہ بخشا
ان کو خالق نے عصا اور یدِ بیضا بخشا

(۲۲)

سنگ کے دور سے جب عقلِ بشر آگے بڑھی    ابتدا صنعتِ آہن کی زمانے میں ہوئی
تیر ایجاد ہوئے نیزے بنے تیغ ڈھلی    دستِ داؤدؑ میں تب معجزے نے کروٹ لی
دیکھا لوگوں نے کہ فولاد پگھل جاتا ہے
ہاتھ کے لمس سے ہر شکل میں ڈھل جاتا ہے

(۲۳)

طب کو معراج ملی وہ بھی زمانہ آیا    لبِ تحقیق پہ حکمت کا فسانہ آیا
عقلِ انسانی کو امراض پہ چھانا آیا    روح سے کرب کے کانٹوں کو ہٹانا آیا
کچھ مریضوں کو مگر اب بھی دوا مل نہ سکی
کسی مبروص و جذامی کو شفا مل نہ سکی

...



(۲۴)

حق نے کی چشمِ کرم دہر میں عیسیٰؑ آئے    جس طرح کھیت کی سیرابی کو دریا آئے
لے کے ظلمت میں چراغِ رخِ زیبا آئے    وقت کے لب پہ کراہیں تھیں مسیحا آئے
دمِ عیسیٰؑ سے کھلا دہر پہ یہ رازِ حیات
"نفسِ گرم کی تاثیر ہے اعجازِ حیات" علامہ اقبال

(۲۵)

انکی ٹھوکر تھی اجل کے لئے پیغامِ حیات    انکی نظروں سے عطا ہوتے رہے جامِ حیات
جب کوئی ان سے ہوا طالبِ انعامِ حیات    جسمِ بے روح کو پہنا دیا احرامِ حیات
معجزہ حق کا نبی یہ بھی دکھا سکتا ہے
اذنِ معبود سے مردے کو جلا سکتا ہے

(۲۶)

شور میں کفر کے گم ہوگیا عیسیٰؑ کا پیام    انکے اعجاز پہ بھی سحر کا آیا الزام
کیا مصلوب ہدایت کا دیا یہ انعام    غرق پھر ہوگئے دریائے تعیش میں عوام
حق سے منہ پھیر کے باطل کے فسوں میں ڈوبے
چھوڑ کر بامِ خرد قعرِ جنوں میں ڈوبے

(۲۷)

اٹھ گیا مردہ ضمیروں کا جلانے والا    زہر آلود فضاؤں سے بچانے والا
کفر و الحاد کے پھندوں سے چھڑانے والا    دور تک کوئی نہ تھا راہ دکھانے والا
ابنِ مریمؑ کے چراغوں سے سروکار نہ تھا
ایک انسان بھی ہدایت کا طلبگار نہ تھا

...

www.emarsiya.com



(۲۸)

سب سے ابتر تھے زمانے میں عرب کے حالات　　سینۂ ارض پہ اک بوجھ تھی انسان کی ذات
ظلمتِ جہل نے دن کو بھی بنا رکھا تھا رات　　دہر میں جائے اماں ڈھونڈتی پھرتی تھی حیات
پھول تھے جبر کے دہکے ہوئے انگاروں پر
رقص کرتی تھی اجل تیغ کی جھنکاروں پر

(۲۹)

گمرہی ان کی شریعت تھی جنوں انکا امام　　دیدہ و دل پہ تھی بھرپور گرفتِ اوہام
برملا عشق کا اظہار تھا معمولِ کلام　　اپنے معنی سے تھے محروم حلال اور حرام
سرِ بازار حیا بکتی تھی اعلان کے ساتھ
کوئی رشتہ نہ تھا انسان کا انسان کیساتھ

(۳۰)

انکی گمراہیاں یاں تک بھی نہ محدود رہیں　　زندہ دختر کو بھی کر دیتے تھے پیوندِ زمیں
شغلِ بادہ سے شب و روز تھے انکے رنگیں　　سرخ تھی خونِ تمدن سے شقاوت کی جبیں
داغ تقدیسِ محبت کو لگا دیتے تھے
دھجیاں دامنِ عصمت کی اڑا دیتے تھے

(۳۱)

اس بداعمالی کے باوصف یہ نعمت پائی　　حرف کا صرف ملا نطق کی دولت پائی
اپنے ہمسایوں پہ اس رخ سے فضیلت پائی　　جہل پیکر تھے مگر شانِ فصاحت پائی
فطرتِ کج نے ابھارا جو تفاخر کے لئے
ایک رخ اور ملا ان کو تکبر کے لئے



(۳۲)

انکے اعجازِ خطابت کو پہنچنا تھا محال　　ہنرِ شعر و سخن میں انہیں حاصل تھا کمال
انکے لہجے نے تراشے تھے زباں کے خد و خال　　ذہن تھا دشت مگر نطق تھا دریا کی مثال
اپنے ماحول میں یہ مستِ انا رہتے تھے
خود کو کہتے تھے عرب سب کو عجم کہتے تھے

(۳۳)

سب سے بہتر جو قصیدے کئے جاتے تھے رقم　　وہ ہوا کرتے تھے آویزۂ دیوارِ حرم
انکی توقیرِ دو شخص کا عجب تھا عالم　　چشمِ باطل نے انہیں سمجھا تھا معراجِ قلم
بس اسی زعم میں تسکینِ انا کرتے تھے
گھر میں اللہ کے پتھر کی ثنا کرتے تھے

(۳۴)

الغرض سارے معائب تھے عرب میں موجود　　صرف اسبابِ تعیش تھے نظر کا مقصود
نہ کوئی حق کا تصور تھا نہ خالق کا وجود　　سیکڑوں منزلیں سجدے کی ہزاروں معبود
حکمرانی جو دل و ذہن پہ اوہام کی تھی
بندگی مہر و مہ و انجم و اصنام کی تھی

(۳۵)

چھا گئی تیرگیٔ جہل جو تا حدِ نگاہ　　کثرتِ جرم و خطا سے ہوا ہر قلب سیاہ
نہ حمیت کو اماں تھی نہ شرافت کو پناہ　　درد میں ڈوب کے ابھری دلِ فطرت سے کراہ
دل کچھ اسطرح سے تڑپا کہ صلہ پا ہی گیا
آخرش رحمتِ معبود کو جوش آ ہی گیا

⁘

www.emarsiya.com



(٣٦)

اب وہ تکمیلِ ہدایت کا زمانہ آیا
خلق میں سب سے جو افضل تھا وہ مبعوث ہوا
اس پہ یوں حق نے عنایات کا در باز کیا
ہوئیں کل حکمتیں کل قوتیں کل علم عطا
قدِ تکوین میں جو شے بھی بنائی دے دی
اپنے محبوب کو خالق نے خدائی دے دی

(٣٧)

اپنے انوار کا آئینہ بنایا ان کو
اپنی آیات کا ہر رمز سکھایا ان کو
خوبیٔ ظاہر و باطن سے سجایا ان کو
عالمِ جلوہ گہِ قدس دکھایا ان کو
اس قدر اپنے قریں ان کو بلایا حق نے
قابَ قوسین کی مسند پہ بٹھایا حق نے

(٣٨)

باعثِ خلقتِ کونین رسولِ عربی
یہ اگر خلق نہ ہوتے تو نہ ہوتا کچھ بھی
ہے گذرگاہِ ہدایت میں یہ منزل ان کی
یہ وہ ہیں جن کے پسینے سے بنے سارے نبی
اپنا لہجہ دیا قرآں کی ضیا باری دی
ان کو اللہ نے کونین کی سرداری دی

(٣٩)

یہ محمدؐ بھی ہیں احمدؐ بھی ہیں محمود بھی ہیں
خود یہ رہبر بھی ہیں خود منزلِ مقصود بھی ہیں
عبدِ مخصوص بھی ہیں فکر کے معبود بھی ہیں
ہوں یہ پیشانیٔ آدم میں تو مسجود بھی ہیں
حکمِ خالق سے فرشتوں نے کیا تھا سجدہ
ان کی خاطر تھی کہ مرکز سے ہٹا تھا سجدہ

...



(٤٠)

بزمِ کونین میں دانائی کی آواز ہیں یہ
جس پہ نازاں بشریت ہے وہ اعزاز ہیں یہ
خلوتِ قدس میں اللہ کے ہمراز ہیں یہ
ہر بلندی کی صدا ہے کہ سرفراز ہیں یہ
ایسا ہادی نہ ہوا ایسا پیمبرؐ نہ ہوا
کسی رتبہ میں کوئی ان کے برابر نہ ہوا

(٤١)

ان کے ہی سجدوں سے کعبہ نے فضیلت پائی
مس ہوا دستِ نبیؐ سے تو طہارت پائی
بت کدے نے حرمِ پاک کی صورت پائی
بن گیا قبلۂ کونین وہ عظمت پائی
رخ نہ ہو جانبِ کعبہ تو ہے سجدہ باطل
ہر عبادت ہے غلط سارا عقیدہ باطل

(٤٢)

ہوا اشارہ اگر ان کا پئے تصدیق کلام
خود کو دو حصوں میں تقسیم کیے ماہِ تمام
سنگ ریزوں کو عطا کر دیے زباں کا انعام
چھوڑ کر اپنی جگہ آئے شجر بہرِ سلام
جنبشِ چشم سے سورج کو پلٹتے دیکھا
فاصلہ عرش کا قدموں میں سمٹتے دیکھا

(٤٣)

ان کو خالق نے ہر اعجاز کی قدرت بخشی
ایسی قدرت جو کسی اور نبی کو نہ ملی
آخرش یہ بھی عطا حق کی فلک نے دیکھی
علم کے شہر کو بخشے گئے قرآن و علیؑ
مرکزِ نور کی اسطرح سے تقسیم ہوئی
لوحِ محفوظ کے ہر لفظ کی تجسیم ہوئی

...

www.emarsiya.com



(۴۴)

ہیں انھیں لفظوں کا مفہوم علیؑ اور رسولؐ　　یہی قرآن سراپا ہیں یہی اصلِ اصول
ان کے ہونٹوں پہ کھلے مرضیٔ معبود کے پھول　　ان کے سانسوں کی مہک رحمتِ خالق کا نزول
کشتِ جاں پر گہرِ خلق و محبت برسے
ان کے احسان و کرم ابر کی صورت برسے

(۴۵)

دونوں اِس روح کی تنظیم و تجلّی کے نقیب　　دونوں ہیں نقش گرِ جادۂ علم و تہذیب
ایک اللہ کا چہرہ ہے تو اک اس کا حبیب　　مل کے دونوں نے سنوارے ہیں دو عالم کے نصیب
اب بھی آفاق کی وسعت میں چمکتے ہیں یہی
جسمِ کونین میں دل بن کے دھڑکتے ہیں یہی

(۴۶)

دونوں کے دم سے ہے عالم میں بہارِ اسلام　　ایک خالق کا نبیؐ ایک ہے خلقت کا امام
ایک پہنچاتا ہے بندوں کو خدا کا پیغام　　ایک کے ذمے شریعت کی حفاظت کا نظام
اس کو قرآن دیا جرأتِ اظہار کے ساتھ
اس کو تلوار ملی قوتِ گفتار کے ساتھ

(۴۷)

ایسی تلوار جو عالم میں یگانہ ٹھہری　　اس سے پہلے کبھی دنیا نے نہ دیکھی نہ سنی
صورتِ برق یہ جب دستِ علیؑ میں چمکی　　ہر ادا اس کی عدالت تھی خفی ہو کہ جلی
سینے چھیدے ہیں کبھی تارِ نظر کاٹے ہیں
صُلب کو دیکھ کے اشرار کے سر کاٹے ہیں



(۴۸)

یہ کہیں سایہ کہیں شعلہ کہیں ہے شبنم　　برقِ باطل کے لئے دیں کے لئے ابرِ کرم
سامنے اس کے سرِ مرحب و عنتر ہوئے خم　　کارِ تبلیغِ شریعت میں علیؑ کی ہمدم
حرمتِ منبر و مسجد کی حفاظت کی ہے
اپنے آقا کی طرح دین کی نصرت کی ہے

(۴۹)

دین وہ دین جو ہر دور کا آئین بنا　　جس کے پیغام میں ہے عظمتِ انساں کی بقا
عبد و معبود کا واضح کیا جس نے رشتہ　　خلق کو طاعتِ خالق کا سلیقہ بخشا
رب نے ہر دین پہ اس دیں کو فضیلت دی ہے
اس کی تکمیل کی قرآں نے شہادت دی ہے

(۵۰)

دونوں اعجازِ پیمبرؐ ہیں علیؑ اور قرآں　　فرق کوئی نہیں دونوں ہیں بہ ہر رخ یکساں
ایک ایماں کا سبق ایک ہے کلِ ایماں　　دونوں کے نور سے روشن ہے ہدایت کا جہاں
حق سے دونوں نے یہ اعجازِ عمل پایا ہے
ایک صامت ہے تو اک نطق کا سرمایہ ہے

(۵۱)

سر بہ سر ذات میں ہیں طاہر و اطہر دونوں　　چشمِ احساس میں ہیں نور کا پیکر دونوں
علمِ معبود کے ہیں مَظہر و مُظہر دونوں　　روحِ ایماں ہیں بہ فرمانِ پیمبرؐ دونوں
زیست کو دین کا معیار بنانے کے لئے
پیروی دونوں کی واجب ہے زمانے کے لئے

www.emarsiya.com



(۵۲)

انھی اوصاف کی حامل ہے نبیؐ کی عترت — ایک ہے سب کا عمل ایک ہے سب کی عصمت
دے کے معبود نے اعجاز نمائی کی صفت — خلق میں بعدِ نبیؐ ان کو بنایا حجت
تا ابد سلسلۂ راہبری قائم ہے
کارِ تبلیغ بہ اندازِ نبیؐ قائم ہے

(۵۳)

ہے جو اللہ کا مقصود وہی ان کو مقصود — وسعتِ علم و عمل مثلِ نبیؐ لامحدود
معجزہ کیوں نہ ہو پھر آلِ پیمبرؐ کی نمود — وہی معیارِ فضیلت ہے یہاں بھی موجود
خود یہ قرآں بھی ہیں قرآن کی تفسیر بھی ہیں
آلِ احمدؐ بھی ہیں احمدؐ کی یہ تصویر بھی ہیں

(۵۴)

ان کے اوصاف کی خالق بھی ثنا کرتا ہے — وہ سمجھتا ہے جو قرآن پڑھا کرتا ہے
جب کوئی ان کے وسیلے سے دعا کرتا ہے — ربِ عطا وسعتِ داماں سے سوا کرتا ہے
ان کی دہلیز سے اونٹوں کی قطاریں پائیں
اک کلی مانگی تو جنت کی بہاریں پائیں

(۵۵)

کیا کہوں دخترِ سرکارِ دو عالم کی عطا — ہاتھ خالی کوئی سائل نہ یہاں سے پلٹا
مقصدِ زیست نہ تھا کچھ بھی عبادت کے سوا — خلق کے درد کو شہزادی نے اپنا سمجھا
اس طرح ان کے کرامات کو مانی دنیا
آج تک سنتی ہے بی بی کی کہانی دنیا



(۵۶)

ان کی کیا مدح ہو خود ایک چمن کا ہر پھول — نکہت و رنگ کے آئینے میں ہے مثلِ رسولؐ
ایک ان سب کا عمل ایک ہے ان سب کا اصول — ہے مشیت کو جو منظور وہی ان کو قبول
احمدِ باطن و ظاہر یہ محمدؐ ہیں سبھی
اول و اوسط و آخر یہ محمدؐ ہیں سبھی

(۵۷)

ان کو بخشا گیا انساں کی ہدایت کا مزاج — صبر کا شکر کا احساں کا عدالت کا مزاج
حفظ و تبلیغِ شریعت ہے امامت کا مزاج — سب نے پایا ہے وراثت میں نبوت کا مزاج
ہر قدم جادۂ حق میں ہے شعوری ان کا
روح تو روح ہے پیکر بھی ہے نوری ان کا

(۵۸)

یہ نصاریٰ کی بصیرت تھی کہ یہ دیکھ لیا — اہلِ حق ہاتھ اٹھا دیں گے اگر پھر د
ایک لمحے میں مٹا دے گا انہیں قہرِ خدا — دیکھ کر رنگِ فلک روئے نبیؐ کو دیکھ
پڑھ لیا شب نے جو پیغام سحر لکھا تھا
ان کے چہرے پہ دعاؤں کا اثر لکھا تھا

(۵۹)

یوں پلٹ آنے پہ کاہن بھی پشیماں تھا بہت — ہستیاں کون ہیں یہ اسکو بھی عرفاں تھا بہت
گرچہ خود اپنی فراست پہ وہ نازاں تھا بہت — نور کی کاہکشاں دیکھ کے حیراں تھا بہت
ایسا کچھ دیکھا کہ اب پہلا سا انداز نہ تھا
اور کیا تھا یہ اگر جلوۂ اعجاز نہ تھا

www.emarsiya.com



(۶۰)

روحِ تاریخ ہے اعجازِ حسین ابن علیؑ — بن گئی زیست کا عنوان لہو کی سرخی
کھل گیا دہر پہ مفہومِ حیاتِ ابدی — ذرے ذرے
کھل گیا دہر پہ مفہومِ حیاتِ ابدی — ذرے ذرے سے یہ آتی ہیں صدائیں اب بھی
عصرِ عاشور سے خونِ شہدا سے پوچھو
معجزہ کیا ہے دلِ کرب و بلا سے پوچھو

(۶۱)

کربلا چشمِ تحیر پہ ہے چھائی اب تک — پا بہ گل فکر و نظر کی ہے رسائی اب تک
کربلا پھر نہ کوئی خوں میں نہائی اب تک — اس طرح صبر نے معراج نہ پائی اب تک
ظلم کے ہاتھ ہیں شل ہمتِ مظلوم تو دیکھ
دیکھ اے چشمِ جہاں منزلِ معصوم تو دیکھ

(۶۲)

اپنے افکار کو اعجاز سمجھنے والے — معجزہ وہ نہیں جو چشمِ تصور ڈھالے
وہم بنتا نہیں مرضیٔ خدا کے جالے — غیر ممکن ہے بشر رازِ مشیت پالے
ایک مومن کی بصیرت کا یہ انداز نہیں
نقش گر جس کا تخیل ہو وہ اعجاز نہیں

(۶۳)

دیکھ اعجازِ مسیحائیٔ شبیرؑ تو دیکھ — جی اٹھا دینِ نبیؐ خون کی تاثیر تو دیکھ
کتنا پاکیزہ یہ کردار ہے تنویر تو دیکھ — ایک مظلوم کی یہ قوتِ تسخیر تو دیکھ
کس کے سجدے سے درخشاں ہے جبینِ اسلام
خون سے کس نے لکھی فتحِ مبینِ اسلام



(۶۴)

پیاس کے دشت میں یہ کون تھا دریا کی طرح — کس نے ظالم کو فنا کر دیا موسیٰؑ کی ط
کس کا اعجازِ نفس تھا دمِ عیسیٰؑ کی طرح — کس نے جاں ڈال دی ایماں میں مسیحا ک
کس نے یوں دینِ محمدؐ کی حفاظت کی ہے
نوکِ نیزہ پہ بھی قرآں کی تلاوت کی ہے

(۶۵)

کس نے کھینچا رخِ باطل سے نقابِ اسلام — کس کے موقف سے کھلا کیا ہے شریعت کا
کس کے قدموں کو کیا عظمتِ انساں نے سلام — اپنے ہی خون کا ہے کس کے بدن پر اح
زیست پر سجدۂ خالق کو فضیلت دی ہے
کس نے تیروں کے مصلے پہ عبادت کی ہے

(۶۶)

صرف اور صرف ہے اس باب میں شبیرؑ کا نام — انکے ایثار و وفا صبر و شجاعت کو س
خون میں ڈوب کے انساں کو دیا یہ پیغام — جبر کے سائے میں اک سانس بھی لینا ہے ح
خوئے مومن نہیں کافر کی اطاعت کرنا
جرم ہے دشمنِ اسلام کی بیعت کرنا

(۶۷)

کربلا ہے اسی مقصد کی مکمل تصویر — جسکی ملتی نہیں تاریخِ زمانہ میں نظ
ذرے ذرے سے یہاں صدق کی پھوٹی تنویر — اس جگہ خوابِ براہیمؑ نے پائی تع
مرضیٔ رب کا سفینہ لبِ ساحل پہنچا
سفرِ ذبحِ عظیم اب سرِ منزل پہنچا

www.emarsiya.com

(۶۸)

انکی قربانی میں شامل ہے بہتر کا لہو — ایک اک غنچے کا ایک ایک گلِ تر کا لہو
تھا جو رگ رگ میں رواں انکے پیمبرؐ کا لہو — ان کی گردن سے بہا شافعِ محشر کا لہو
داستانِ ظلم کی ہر قطرۂ خوں کہتا تھا
ان کے ہر زخم سے قرآں کا لہو بہتا تھا

(۶۹)

لفظ قاصر ہیں بتانے سے جوان پر گذری — ابتلا ایسی زمانے نے نہ دیکھی نہ سنی
سوچئے تین شب و روز کی وہ تشنہ لبی — ذکر کیا پھولوں کا مرجھائی تھی ایک ایک کلی
ماؤں کی گود میں یوں سر کو پٹکتے تھے صغیر
صورتِ ماہیِ بے آب پھڑکتے تھے صغیر

(۷۰)

کوئی یاور نہ بچا اب ہیں اکیلے شبیرؑ — اس طرف بے کس و مظلوم اُدھر فوجِ کثیر
استغاثہ کی صدا سن کے جو تڑپا بے شیر — بی بیاں سمجھیں کہ اب جان سے جاتا ہے صغیر
فضہ فرزندِ پیمبرؐ کو صدا دینے لگی
ماں تڑپ کر اسے آنچل کی ہوا دینے لگی

(۷۱)

اس ارادے سے کہ حجت کوئی باقی نہ رہے — شہ نے بچے کو لیا گود میں مقتل کو چلے
پانی دے دو اسے یہ فوجِ لعیں سے بولے — پیاس سے پڑ گئے بچے کی زباں پر کانٹے
سن کے سرورؑ کی یہ آواز عدو رونے لگے
ایسا لہجہ تھا کہ پتھر بھی لہو رونے لگے

(۷۲)

صبر کی منزلِ آخر سے بھی گزرے شبیرؑ — قبرِ معصوم سے روتے ہوئے اٹھے شبیرؑ
جا کے پھر مادرِ اصغر سے یہ بولے شبیرؑ — کیسے ویراں تری آغوش کو دیکھے شبیرؑ
دل کے ٹکڑے کو تہِ خاک چھپا آیا ہوں
میں تری روح کو مرقد میں سلا آیا ہوں

(۷۳)

سر جھکائے ہوئے مقتل کو یہاں سے لوٹے — بعد خطبے کے عجب شان سے شبیرؑ لڑے
چور زخموں سے تھے گھوڑے سے زمیں پر آئے — فرش پر رکھی جبیں آخری سجدے کے لئے
جانِ زہراؑ و پیمبرؐ کا گلا کاٹ لیا
شمر نے پشت سے سرورؑ کا گلا کاٹ لیا

(۷۴)

حرمِ شاہِ شہیداں میں بپا تھا کہرام — چادریں چھنی گئیں جل گئے سرور کے خیام
نوکِ نیزہ پہ دکھائی جو دیا روئے امام — اپنے بابا کو کیا دور سے عابدؑ نے سلام
آئی آواز کہ اب دل کو سنبھالو بیٹا
طوق و زنجیر کی زحمت بھی اٹھا لو بیٹا

(۷۵)

پائے سجاد میں ڈالی گئی بھاری زنجیر — ایک ہی رسی میں جکڑے تھے صغیر اور کبیر
کون فریاد و فغاں سنتا کہ سوئے تھے ضمیر — جانبِ کوفہ چلے حرمِ صداقت کے اسیر
معجزہ ساتھ تھا اعلانِ صداقت کرتا
نوکِ نیزہ پہ سرِ شہ تھا تلاوت کرتا

www.emarsiya.com



(٧٦)

کربلا شہرِ وفا منزلِ ایثارِ حسینؑ — کربلا روحِ عبادت دلِ اسلام کا چین
کربلا نور فشاں شام و سحر کے مابین — کربلا معجزۂ سبطِ رسولؐ الثقلین
جب کبھی ظلم کی رو حد سے نکل جاتی ہے
کربلا آہنی دیوار میں ڈھل جاتی ہے



# تغیّر

عارف امام

یہ جہاں اسمِ تغیّر کی فسوں کاری ہے — ہر نفس روحِ تغیّر کا سفر جاری ہے
دلِ اشیاء پہ تغیّر کی عملداری ہے — کہیں غیبت کہیں ہونے کا نشہ طاری ہے
دستِ فطرت کا اشارہ یہاں کس نے دیکھا
ایک منظر کو دوبارہ یہاں کس نے دیکھا

(٢)

چشم کا آئینہ خانہ ہے تغیّر کیا ہے — حسنِ ترتیبِ زمانہ ہے تغیّر کیا ہے
نظمِ اشیاء کا فسانہ ہے تغیّر کیا ہے — خود نمائی کا بہانہ ہے تغیّر کیا ہے
عکس و آوازِ نمو اس کی کرامات میں ہیں
حرف و قرطاس و قلم اس کی فتوحات میں ہیں

(٣)

ہر کہانی میں حقیقت ہے تغیّر کے سبب — فرصتِ رنج و مسرت ہے تغیّر کے سبب
عقل آمادۂ وحشت ہے تغیّر کے سبب — زندگی عرصۂ حیرت ہے تغیّر کے سبب
آنکھ رکھتی ہے خرد چال پہ تبدیلی کی
رقص کرتا ہے جہاں تال پہ تبدیلی کی